روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 4جون 2009ء 10جمادی الثانی 1430ہجری 4/احسان 1388ھش جلد 59-94 نمبر 123

شعلوں کی تعبیر

حضرت زرارہؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں یہ خواب بیان کیا کہ ایک آگ زمین سے نکلی اور میرے اور میرے بیٹے عمرو کے درمیان حائل ہوگئی۔ اور وہ کہتی تھی۔ شعلے شعلے۔ بینا نابینا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اس سے مراد فتنہ ہے جو میرے بعد ہوگا۔ لوگ اپنے امام کو قتل کریں گے اور آپس میں خونریزیاں کریں گے اگر تم اس فتنہ سے پہلے مرگئے تو یہ فتنہ تمہارے بیٹے پر آئے گا اور اگر وہ مرگیا تو فتنہ تم پر آئے گا پھر زرارہؓ کی درخواست پر رسول اللہؐ نے ان کیلئے دعا کی۔

(ازالة الخفاء شاہ ولی اللّٰہ۔ فصل چہارم۔ مسند زرارہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

چونکہ اکثر انسانی فطرتیں حجاب سے خالی نہیں اور دنیا کی محبت اور دنیا کے لالچ اور تکبر اور نخوت اور عجب اور ریا کاری اور نفس پرستی اور دوسرے اخلاقی رذائل اور حقوق اللہ اور حقوق عباد کی بجا آوری میں عمداً قصور اور تساہل اور شرائط صدق وثبات اور دقائق محبت اور وفا سے عمداً انحراف اور خدا تعالیٰ سے عمداً قطع تعلق اکثر طبائع میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے وہ طبیعتیں بباعث طرح طرح کے حجابوں اور پردوں اور روکوں کے اور نفسانی خواہشوں اور شہوات کے اس لائق نہیں کہ قابل قدر فیضان مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا ان پر نازل ہو جس میں قبولیت کے انوار کا کوئی حصہ ہو............

ہاں عنایت ازلی نے جو انسانی فطرت کو ضائع کرنا نہیں چاہتی تخم ریزی کے طور پر اکثر انسانی افراد میں یہ عادت اپنی جاری کر رکھی ہے کہ کبھی کبھی سچی خوابیں یا سچے الہام ہو جاتے ہیں تا وہ معلوم کر سکیں کہ ان کے لئے آگے قدم رکھنے کے لئے ایک راہ کھلی ہے۔ لیکن ان کی خوابوں اور الہاموں میں خدا کی قبولیت اور محبت اور فضل کے کچھ آثار نہیں ہوتے اور نہ ایسے لوگ نفسانی نجاستوں سے پاک ہوتے ہیں اور خوابیں محض اس لئے آتی ہیں کہ تا ان پر خدا کے پاک نبیوں پر ایمان لانے کے لئے ایک حجت ہو۔ کیونکہ اگر وہ سچی خوابوں اور سچے الہامات کی حقیقت سمجھنے سے قطعاً محروم ہوں اور اس بارے میں کوئی ایسا علم جس کو علم الیقین کہنا چاہیئے ان کو حاصل نہ ہو تو خدا تعالیٰ کے سامنے ان کا عذر ہو سکتا ہے کہ وہ نبوت کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے تھے کیونکہ اس کوچہ سے بکلی ناآشنا تھے اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ نبوت کی حقیقت سے ہم محض بے خبر تھے اور اس کے سمجھنے کے لئے ہماری فطرت کو کوئی نمونہ نہیں دیا گیا تھا۔ پس ہم اس مخفی حقیقت کو کیونکر سمجھ سکتے۔ اس لئے سنت اللہ قدیم سے اور جب سے دنیا کی بنا ڈالی گئی اس طرح پر جاری ہے کہ نمونہ کے طور پر عام لوگوں کو قطع نظر اس سے کہ وہ نیک ہوں یا بد ہوں اور صالح ہوں یا فاسق ہوں اور مذہب میں سچے ہوں یا جھوٹا مذہب رکھتے ہوں کسی قدر سچی خوابیں دکھلائی جاتی ہیں یا سچے الہام بھی دئے جاتے ہیں تا ان کا قیاس اور گمان جو محض نقل اور سماع سے حاصل ہے علم الیقین تک پہنچ جائے اور تا روحانی ترقی کے لئے ان کے ہاتھ میں کوئی نمونہ ہو۔

(حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد 22صفحہ 9)

حضور انور کی ایک خواہش و دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ 2009ء کے نام اپنے پیغام میں فرمایا:۔

"سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر احمدی کی اور خاص طور پر عہدیدار کی، کہ جماعتی ترقی اور حالات کی بہتری کے لئے بہت دعائیں کریں۔ نہ صرف اپنی فرض عبادتوں کے معیار بلند کریں بلکہ نوافل سے بھی انہیں سجائیں۔ **مالی قربانی میں تو ماشاء اللہ پاکستان کے احمدیوں نے دنیا کی تمام جماعتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے لیکن (بیوت الذکر) کی آبادی کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ اس میں آپ کو صف اول میں کھڑا کردے۔**"

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

افسوسناک حادثہ

۞ محترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ تحریر کرتے ہیں۔

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب آف لاہور ASI پولیس ریسکیو 15 مورخہ 27 مئی 2009ء کو لاہور میں ڈیوٹی کے دوران خودکش حملہ میں وطن کی خاطر شہید ہوگئے۔ مرحوم کی عمر 49 سال تھی۔ نماز کے پابند اور نظام جماعت سے پختہ تعلق رکھتے تھے۔ بفضل اللہ تعالیٰ نظام وصیت میں بھی شامل تھے۔ وقوعہ کے اگلے روز ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود ان کا کفیل ہو۔ آمین

ہر احمدی گھرانہ حضور انور کا
خطبہ جمعہ سننے کا اہتمام کریں

حضرت پیر منظور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور آپ کا بے مثال کارنامہ

قاعدہ یسرنا القرآن کی اہمیت، افادیت اور ضرورت

یہ قاعدہ بچوں کے لئے مفید چیز ہے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ تعلیم خیال میں نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود

مکرم فخرالحق شمس صاحب

سیدنا حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کے صاحبزادے حضرت پیر منظور محمد صاحب 1871ء کو لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تربیت روحانی ماحول میں ہوئی اور آپ کی عادات واطوار تقویٰ شعاری اختیار کرتے ہوئے پروان چڑھیں۔

حضرت صوفی احمد جان صاحب حضرت مسیح موعود کے ساتھ گہرا ذہنی وقلبی لگاؤ رکھتے تھے۔ اسی بنا پر آپ کی ساری اولاد حضرت اقدس کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق رکھتی تھی اور حضرت مسیح موعود بھی ان بچوں سے نہایت محبت و پیار و الفت اور اخوت کا سلوک فرمایا کرتے تھے اور اپنی خوشیوں کی تقاریب کے مواقع پر یاد رکھتے تھے۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب 1895ء میں قادیان تشریف لائے دارالمسیح میں قیام کے دوران حضرت پیر صاحب نے یہ محسوس کیا کہ حضرت اقدس کو اپنی کتب کی کتابت میں بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس احساس کے پیش نظر کتابت کی مشق شروع کر دی اور بہت کم عرصہ میں خوش خط لکھنا شروع کر دیا اور بہترین لکھائی کی وجہ سے ایک نئے رسم الخط کے موجد ہو گئے۔ حضرت پیر صاحب نے اس فن میں خوبی اور دیدہ زیبی پیدا کر کے اپنا کمال حضرت اقدس کی کتب کے لکھنے کے لئے مخصوص کر دیا۔ آپ نے حضور اقدس کی دعاؤں کے طفیل اس میں مہارت پیدا کر لی اور اس بناء پر حضرت مسیح موعود کی کتب کی عمدہ اشاعت کی تعریف اخباروں میں چھپنے لگی۔ چنانچہ اخبار عام نے ایک تفصیلی آرٹیکل میں حضرت اقدس کی کتابوں کے بارے میں لکھا کہ آپ کی کتابوں کی چھپائی بہت عمدہ ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اخبار عام میں یہ مضمون ملاحظہ فرمایا تو حضرت پیر صاحب کو بلا بھیجا اور اخبار عام کے اس مضمون کی ایک سطر پر انگلی رکھ کر فرمایا:

''دیکھو تمہارے خط کی تعریف لکھی ہوئی ہے''

حضرت پیر منظور محمد صاحب کے حصہ میں ایک عظیم سعادت یہ آئی کہ حضرت اقدس کے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اسی اثناء میں بچوں کی دلچسپی بڑھانے اور پڑھائی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے بہت غور وفکر کے بعد آپ نے ایک قاعدہ یسرنا القرآن تیار کیا۔ اس کے ذریعہ بچوں کو قرآن کریم پڑھنے اور اساتذہ کو بچوں کو پڑھانے میں آسانی پیدا ہو گئی اور یہ قاعدہ مذہبی دنیا میں شہرت پا گیا۔ یہ صرف جماعت احمدیہ میں مقبول نہیں ہوا بلکہ غیر از جماعت بھی عام طور پر اس سے استفادہ کرنے لگے اور لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر شائع ہوا اور اب تک ہو رہا ہے۔

حضرت اقدس نے پیر صاحب کے قاعدہ سے متعلق ایک موقعہ پر فرمایا:۔

''قاعدہ یسرنا القرآن بچوں کے لئے بے شک مفید چیز ہے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ تعلیم خیال نہیں آتا۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت پیر صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''ہم جتنی حضرت مسیح موعود کی اولاد ہیں پیر صاحب ان کے استاد ہیں بلکہ ہم تینوں بھائیوں اور ہماری بہن مبارکہ بیگم کو قرآن کریم پڑھانے کے زمانہ میں ہی انہوں نے قاعدہ یسرنا القرآن ایجاد کیا تھا۔''

(الفضل 5 جولائی 1950ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب پیر منظور محمد صاحب کے طریقہ تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

''قاعدہ یسرنا القرآن جس نے بعد میں اتنی شہرت حاصل کی وہ ہم بہن بھائیوں کی تعلیم کی غرض سے ہی ایجاد کیا گیا تھا اور خدا کے فضل سے اس قاعدہ کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ لاکھوں احمدیوں اور غیر احمدیوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے اور اس وقت تک اس کے بے شمار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

(الفضل 21 جون 1950ء)

مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدہ یسرنا القرآن 1904ء سے رائج ہے ہزاروں کی تعداد میں چھپتا اور فروخت ہوتا ہے۔ پرانے طریقۂ تعلیم میں جو نقص تھے ان کو اس قاعدہ میں دور کر دیا گیا ہے۔ اگر آپ ایک دفعہ اس قاعدہ کو دیکھ لیں تو پھر آپ آئندہ اپنے بچوں کو قاعدۂ بغدادی پر ہرگز نہیں پڑھائیں گے۔ اس قاعدہ کے ذریعہ سے چار برس کا بچہ چھ مہینے میں نہایت آسانی کے ساتھ قرآن شریف ختم کر لیتا ہے اور ہر ایک اعراب دار عربی تحریر کو پڑھ لیتا ہے اس قاعدہ کو پڑھ کر اردو پڑھنا بچے کے لئے نہایت آسان ہو جاتا ہے قاعدۂ بغدادی کی طرح یہ ایک نامکمل اور صرف ابتدائی قاعدہ نہیں بلکہ اس قاعدہ میں قرآن شریف پڑھنے کے تمام قواعد درج ہیں کوئی قاعدہ باقی نہیں رہا۔ اس قاعدہ کو پڑھ کر پھر قرآن شریف کو استاد سے سبقاً پڑھنے کی حاجت نہیں رہتی۔ یہ قاعدہ بچوں کے علاوہ ان بڑی عمر والوں کے لئے بھی مفید ہے۔ جو قرآن شریف پڑھنے کے باریک قواعد سے ناواقف ہیں اور ان کے لئے بھی جو قرآن شریف کو صحیح نہیں پڑھتے۔ بڑی عمر والے انگریزی خوان جو قرآن شریف بالکل نہیں پڑھ سکتے اگر وہ قرآن شریف پڑھنا چاہیں تو ان کے لئے قاعدۂ یسرنا القرآن عجیب چیز ہے۔

اس قاعدہ کی پوری کیفیت اور حقیقت تو پڑھنے یا پڑھانے سے معلوم ہو گی لیکن مختصر طور پر یہ ہے کہ اس قاعدہ میں ایک ایک بات کو بچے کے سامنے الگ الگ پیش کیا گیا ہے یعنی ہر نئی بات کا الگ قاعدہ اور سبق بنایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ نقطہ اور اعراب کے قواعد بھی الگ بنائے گئے تا کہ بچے کو ایک وقت میں ایک ہی کام کرنا پڑے گا اور کئی کام ایک وقت میں کرنے سے بچے پر بوجھ نہ پڑے۔ اس کے علاوہ جو بات بچے کے سامنے پیش کی گئی ہے وہ صرف ایک ہی دفعہ نہیں پیش کی گئی بلکہ بار بار پیش کی گئی ہے اس طرح سے وہ بات بہت جلد اور نہایت آسانی سے بچے کے ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ نیز بجائے طوطے کی طرح رٹ لینے کے بچے میں آنکھوں سے دیکھ کر اور پہچان کر پڑھنے کی لیاقت اور استعداد پیدا ہوتی ہے۔ قاعدۂ ہذا کی یہ طرز بچے کو سر اٹھانے نہیں دیتی۔ بچے کو دیکھ کر ہی پڑھنا پڑتا ہے۔

یہ بھی واضح ہو کہ قاعدۂ ہذا کی طرز تعلیم نے ہجاء کرنے کی رسم کو متروک کر دیا ہے۔ قاعدہ ہذا میں اعراب دار حروف کا تلفظ اور جوڑ کا تلفظ سکھانے سے پہلے مفرد حروف اور مرکب حروف اور اعراب کی پوری پوری پہچان کرا دی جاتی ہے اس لئے بچے کو ساتھ ساتھ حروف اور اعراب کا نام لینے کی ضرورت نہیں رہتی یعنی ہجاء کرنا نہیں پڑتا۔ اعراب دار حروف کا اور جوڑ کا صرف تلفظ بتلا دینے سے ہی یعنی رواں پڑھانے سے ہی بچہ چل پڑتا ہے قبل ازیں ہجاء کرانے میں بچے کا بہت سا وقت ضائع ہوتا تھا۔ نیز ایک ہی وقت میں کئی کام کرنے کی دِقت اور مصیبت اس کی جلد ترقی میں بہت حارج تھی۔

اس قاعدہ کی طرز تعلیم کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ اس قاعدہ کو پڑھ کر اردو پڑھنا بچے کے لئے نہایت آسان ہو جاتا ہے چنانچہ جتنی مدت میں بچہ صرف اردو پڑھتا ہے اس سے بہت کم مدت میں بچہ یہ قاعدہ اور قرآن شریف اور اردو تینوں پڑھ لیتا ہے۔ لہٰذا اس قاعدہ کو پہلے پڑھانا چاہئے اور اردو کا پڑھانا اور سکول میں داخل کرنا بعد میں ہونا چاہئے۔

یہ قاعدہ بچے کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اور اس قاعدہ نے ارشاد خداوندی ولقد یسرنا القرآن للذکر کے ایک پہلو کی صداقت کو ثابت کر دیا ہے اور چونکہ یہ قاعدہ بچے کے وقت کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے اس لئے جو لوگ مکتبوں کی حالت دیکھ کر قرآن شریف کا پڑھانا سخت مشکل اور بہت عرصہ طلب کام سمجھے ہوئے ہیں اور اس لئے بچوں کو شروع میں ہی بغیر قرآن شریف پڑھائے سکول میں داخل کر دیتے ہیں وہ اس قاعدہ سے فائدہ اٹھائیں اور جس طرح پیدا ہوتے ہی بچے کے کان میں نداء دی جاتی ہے اسی فلسفہ کی بناء پر پہلے چھ ماہ میں قرآن شریف ختم کروا کر پھر بچے کو سکول میں داخل کریں تا کہ پہلے قرآن شریف بچے کی روح اور جسم میں رچ جائے اور آئندہ برے اثرات سے محفوظ رہے۔

☆......☆......☆

مٹی کا بورا

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

صحابہؓ کا ایک وفد ایک دفعہ ایران کے بادشاہ کے پاس گیا۔ اس نے ان سے کہا تم روپیہ لے لو اور واپس چلے جاؤ۔ تم میں سے ہر ایک سپاہی کو ایک پونڈ اور ہر افسر کو دو پونڈ دے دوں گا۔ تم یہ رقم لے لو اور چلے جاؤ.......... رئیس وفد نے جواب دیا کہ بے شک یہ بات صحیح ہے کہ ہماری حالت واقعی یہی تھی مگر وہ باتیں اس وقت کی ہیں جب ہم میں اسلام نہیں آیا تھا۔ اب ہم نے اسلام کو قبول کر لیا ہے اور اب ساری دنیا پر ہم نے حکومت کرنی ہے۔ یہ بات سن کر بادشاہ کو غصہ آیا اور اس نے اپنے خادموں کو اشارہ کیا کہ مٹی کا بورا لے آؤ اور تذلیل کے لئے مٹی کا بورا رئیس وفد کے سر پر رکھوا دیا اور کہا کہ جاؤ اس کے سوا تمہیں کچھ نہیں دیا جا سکتا۔ مگر وہ لوگ جنہیں جاہل اور اونٹ کا دودھ پینے والے سمجھا جاتا تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے طفیل بے انتہا عقل دے دی تھی وہ جانتے تھے مشرک وہمی ہوتا ہے۔ اس لئے جب مٹی کا بورا ان کے سر پر رکھا گیا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ چلے آؤ۔ چنانچہ وہ سب دوڑے اور کہا کہ ایران کے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایران کی زمین ہمارے حوالہ کر دی ہے۔ اس پر بادشاہ نے سرداروں کو حکم دیا کہ دوڑو پکڑو اور کسی نہ کسی طرح یہ مٹی واپس لے آؤ مگر وہ اس وقت تک دور نکل چکے تھے۔

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 489)

☆☆☆

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پاکیزہ سیرت وسوانح کے روشن نقوش

اتباع سنت کا لحاظ، عدل وانصاف کے علمبردار، دعوت الی اللہ کا جذبہ اور دور طالبعلمی کی نمایاں خوبیاں

دینی غیرت کا اظہار

ایک دفعہ ایک سربراہ مملکت سے جماعت کو تکلیف پہنچی اوراس کے بعدانہوں نے حضور کوملاقات کے لئے بلایا۔حضور چلے گئے۔دوران ملاقات چائے و دیگر لوازمات آئے تو حضور نے کھانے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا:

’’میں جو آپ کے پاس آیا ہوں ، وہ میرے منصب اور فرائض کا تقاضا تھا۔آپ نے ایک سربراہ مملکت کی حیثیت سے مجھے بلایا اور میں آ گیا۔ جہاں تک کھانے پینے کا تعلق ہے۔ جو تکلیف آپ سے جماعت کو پہنچی ہے، میری غیرت کا تقاضا ہے کہ یہ میں نہ کروں‘‘۔ (ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 31)

امت محمدیہ کے لئے درد دل سے دعا کریں

مکرم محمود احمد صاحب شاہد سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر کرتے ہیں:

جہاں تک مسلمانوں سے ہمدردی اور پیار کا سوال اورآپ کے جذبہ کا تعلق ہے تو وہ بے نظیر تھا۔ ایک موقعہ پر کسی کے سوال پر آپ نے نصیحت فرمائی کہ کوئی احمدی ایسا کام نہ کرے جس سے امت مسلمہ کو کوئی تکلیف ہو۔ میں نے ایک مرتبہ کہا کہ فلاں فلاں جگہ احمدیوں کو بہت تکلیف ہے۔ خدا تعالیٰ بدلہ لے۔ آپ چونک گئے اور کہنے لگے ایسی باتیں کرنا مناسب نہیں ہے۔ ہم تو اس نبیؐ کے غلام ہیں جن کو رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے۔آخر یہ آنحضرت ﷺ کی امت میں سے ہیں۔ ان کے لئے تو درد دل سے دعا کرنا فرض ہے۔ (ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 15)

اسی طرح ایک مرتبہ میں نے کہا کہ ہمارے لوگ بہت تکلیف اٹھارہے ہیں۔احمدی طلباء کو بہت تکلیف ہے۔ میں نے غصہ میں کوئی بات کہی تو میری طرف گھور کے دیکھا اور فرمایا کہ قرآن شریف میں کیا آیا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ تو رحمۃ للعالمین ہیں۔ہمیں تو حضور پر نور کے نمونہ کو اپنانا ہے اور حضرت اقدس کی تعلیم کو کہ

’’گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو‘‘۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 16)

فلپائن کی ائرلائن پر سفر سے انکار

عرب اسرائیل جنگ کے دوران باقاعدگی سے خبریں سنتے۔ پریشان کن خبروں سے بے قرار ہو کر خدائے ذوالجلال کے آستانے پر جھک جاتے اور دوسروں کو بھی عربوں کے لئے دعا کرنے کی تلقین فرماتے۔ مسلمانوں کے لئے اتنی غیرت تھی کہ ایک دفعہ بیرون ملک پاکستان جانے کا پروگرام بننے لگا۔کسی نے تجویز کیا کہ فلپائن ائر لائن پر سفر کریں۔ یہ سستی بھی رہے گی اور اچھی بھی۔ فرمانے لگے ہرگز نہیں۔ میں اس ملک کی ائر لائن پر سفر نہیں کروں گا جہاں پر مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 34)

اتباع سنت کا لحاظ

آپ کے ایک بیٹے تحریر کرتے ہیں:

اپنے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ کے آپ ایک عاشق حقیقی تھے۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت کا کوئی واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ کی عجیب کیفیت ہو جاتی تھی۔آنحضور ﷺ کے چھوٹے چھوٹے احکامات پر بھی عمل کرنے کا ہمیشہ خیال رکھتے اور دوسروں کو تلقین فرماتے رہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا کرو۔اس کے لئے کون سا خاص وقت چاہئے یہ تو ہر وقت بھیجا جا سکتا ہے۔ جب کھانے کی میز پر بیٹھتے تو جب تک پانی نہ آ جاتا کھانا نہ شروع کرتے کہ آنحضورؐ کا حکم ہے کہ جب تک پانی سامنے نہ ہو کھانا شروع نہ کرو۔ ایک دفعہ ایک زمین پر باغ لگانا تھا۔آپ نے باغ لگوانے کی ذمہ داری میرے سپرد کی۔ مجھے زراعت کے کام سے بالکل آشنائی نہ تھی۔ میں نے ایک دوست سے جو اس علاقہ میں زراعت میں خصوصا باغات کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔مشورہ لیا۔انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ ایک ایکڑ میں جتنے درخت لگتے ہیں اس سے زیادہ لگوائیں اور پھر دو سال بعد جتنی ضرورت ہے رکھ لیں گے باقی کاٹ لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ بھی اسی طرح باغ لگوا رہے ہیں۔ میں نے ان کی تجویز حضور کو پیش کی۔ فرمانے لگے نہیں بالکل نہیں آنحضرت ﷺ نے پھلدار درخت کاٹنے سے منع کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا عشق ہی تھا۔ کہ آپ جب دیکھتے کسی دوست یا عزیز نے آنحضور ﷺ کی سنت پر عمل کیا ہے تو بہت خوش ہوتے۔ 1979ء میں میں نے داڑھی رکھی تو ابھی میں حضور کے پاس نہیں گیا تھا کہ کسی نے جا کر حضور سے ذکر کر دیا۔ حضور یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور تین بار فرمایا الحمد للہ اور پھر میری بیگم سے کہنے لگے۔ سنو اس کو داڑھی منڈوانے کو نہ کہنا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 33)

تصنع سے پاک عبادات میں انہماک

آپ کے بیٹے تحریر فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی عبادت خدائے رحمٰن سے عشق اور اس کے آستانے پر اپنے پورے وجود کو ہر لمحہ و ہر آن جھکائے رکھنا آپ کی زندگی کا خاص طرہ تھا۔ اللہ کے بندے تھے اور بندگی کے تمام حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرتے رہے فرائض کیساتھ ساتھ نوافل پر اور ذکر الٰہی پر بھی اتنا زور تھا کہ دیکھنے والا نوافل کو بھی فرائض ہی سمجھے۔ اپنے فارغ اوقات میں نہایت خاموشی سے خدا کا ذکر کرتے رہتے۔ لیکن اس عبادت میں کوئی تصنع یا دکھاوے کا پہلو نہ ہوتا۔ میری بیگم پوچھنے لگیں کہ حضور تہجد بھی پڑھتے ہیں میں خاموش ہو گیا۔ ایک دفعہ میں پاکستان سے باہر تھا اور وہ حضور کے ساتھ والے کمرے میں رہائش پذیر تھیں۔ کہتی ہیں کہ رات آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حضور خاموشی سے اٹھے ہیں تہجد کی نماز ادا کر رہے ہیں میں جب پاکستان واپس آیا تو انہوں نے یہ واقعہ مجھے بتایا میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو جواب مل گیا۔ کہنے لگیں ہاں۔ میں نے ایسا شخص نہیں دیکھا جو کبھی بھی اپنی گفتگو میں اپنی عبادت کا ذکر تک نہیں کرتا۔ (ماہنامہ خالد سیدنا ناصر ص 32,31)

پاکیزہ کلام پاکیزہ دلوں میں اترتا ہے

مکرم محمود احمد شاہد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر کرتے ہیں:

کئی مرتبہ فرمایا کہ اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو صاف صاف کہنا چاہیے۔ اندازاً یا تُکّا لگا کر بات نہیں کرنا چاہیے۔ انسان اگلے کو مطمئن نہیں کر سکتا اور اپنے دل کو خواہ مخواہ الجھاتا ہے۔ پھر فرمایا ہر بات کا جواب قرآن شریف میں موجود ہے اس لئے سب سے پہلے قرآن پاک کی طرف رجوع کیا جائے۔ قرآن شریف کو بار بار پڑھا جائے۔ یاد رکھنے کے لحاظ سے مفہوم کے لحاظ سے مضمون کے لحاظ سے پھر روابط کے لحاظ سے بھی جس نقطۂ نظر سے کوئی پڑھے وہ اپنے فہم و تقویٰ کے معیار کے مطابق کچھ نہ کچھ حاصل کرتا ہے قرآنی علوم کے خزائن تو پاک دلوں میں محفوظ رہتے ہیں۔ دل ٹھیک نہ ہو تو اس پاکیزہ کلام کو کس طرح دل میں اتارا جا سکتا ہے۔ (ماہنامہ خالد سیدنا ناصر ص 15)

فوراً دین کے کاموں میں لگ جاؤ

مکرم مولانا ابوالمنیر صاحب نورالحق تحریر کرتے ہیں:

ہر شخص جو اس دنیا میں بستا ہے۔ بعض اوقات حالات پیش آمدہ سے پریشان ہو جاتا ہے اور گھبرا جاتا ہے۔ خاکسار پر بھی جب کبھی ایسا وقت آتا تو خاکسار حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا اور گزارش احوال کرتا تو حضور مجھے ہمیشہ ہی فرماتے۔ دیکھو جب مجھے کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ تو میں دین کے کاموں میں پوری طرح لگ جاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میری پریشانی کو دور کر دیتا ہے۔ اس لئے میری یہ نصیحت ہے کہ کوئی پریشانی ہو تو فوراً دین کے کاموں میں لگ جاؤ۔ چنانچہ میں نے اس نصیحت سے بہت فائدہ اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پیش آمدہ پریشانی کو دور کر دیا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 133,132)

عدل وانصاف کے علمبردار

آپ منصف مزاج تھے اور انصاف کے معاملہ میں کسی کا کوئی لحاظ نہیں کرتے تھے۔ جہاں جماعتی ایکشن ضروری ہوتا وہاں ضرور لیتے تھے خواہ غلطی کرنے والا کوئی بھی ہو۔ ایک دفعہ ہمارے دور کے کوئی رشتہ دار تھے اور ذاتی طور پر حضور کے بہت قریب انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی کسی غیر از جماعت گھرانے میں کر دی۔ حضور نے رپورٹ ملنے پر فوری ایکشن لیا۔ بعد میں کسی نے ان صاحب سے پوچھا کہ آپ نے یہ حرکت کیوں کی تھی۔ کہنے لگے میرا خیال تھا حضور رشتہ داری کی وجہ سے میرا خیال کریں گے۔ اور میرے پر ایکشن نہیں لیں گے۔ ان کو کیا پتہ تھا کہ یہ خدا کا بندہ ہے جسے خدا نے دنیا میں انصاف کو قائم کرنے اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بھجوایا ہے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر ص 37)

دور طالب علمی کی چند نمایاں خوبیاں

مکرم ڈاکٹر عبدالرشید تبسم کو گورنمنٹ کالج لاہور میں حضور کا کلاس فیلو ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس حوالے سے آپ دور طالب علمی کی یادیں تازہ کرتے ہیں۔

میں نے 1932ء میں گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ اس سے قبل دو سال سے میں اس وقت کے روزنامہ اخبار سیاست کا ایڈیٹر اور اس کی نائٹ شفٹ کا انچارج بھی تھا۔ بی۔ اے پاس کرنے کے دو سال بعد تک میں اس آسامی پر کام کرتا رہا۔ 1932ء میں موسم گرما کی تعطیلات ختم ہوئیں اور کالج کھلے تو پہلے دن ہی کلاس شروع ہونے سے پہلے میری ملاقات حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سے یوں ہوئی کہ کالج کی عمارت کے بڑے دروازے کے قریب تین چار احمدی طالب علم کھڑے تھے۔ چاند کے گرد ستاروں کا ہالہ درمیان میں حضور تھے اور ارد گرد دوسرے احمدی طلباء تھے۔ غالباً میرے معروف صحافی ہونے کی وجہ سے یہ احمدی احباب مجھے پہچانتے تھے۔ ان سب کو دیکھ کر میں ان کی طرف بڑھا اور السلام علیکم کہہ کر سب سے پہلے میں نے حضور سے ہاتھ ملایا۔ پھر دوسرے دوستوں سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی کہ کلاس لگنے کی گھنٹی بج گئی۔ ہمارا پہلا پیریڈ انگریزی کا تھا اور صرف میرا یہی پیریڈ حضور کے ساتھ مشترک تھا۔ حضور نے از راہ شفقت میرا دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے رکھا اور اسی طرح ہم کلاس روم میں داخل ہوئے اور ہم نشست ہو کر بنچ پر بیٹھ گئے۔ اس زمانہ میں گورنمنٹ کالج لاہور میں یہ عام روایت تھی کہ عام طور پر اکثر طالب علم کلاس روم میں ایک بار جس سیٹ پر بیٹھ گئے آئندہ بھی اسی پر بیٹھتے رہے۔ چنانچہ ہم بھی اس پہلے دن کلاس روم کی صف اول میں جن دو نشستوں پر بیٹھے آئندہ دو سال انہی نشستوں پر بیٹھتے رہے۔ اس طرح مجھے دو سال حضور کے ہم نشست ہونے کا شرف حاصل رہا۔

بہت جلد حضور کی تین خوبیاں کھل کر مجھ پر نمایاں ہو گئیں۔ پہلی خوبی حضور کی یہ تھی کہ بڑے سے بڑے حادثے کا روشن پہلو تلاش کر لیتے۔ حادثہ بہر حال حادثہ ہوتا ہے لیکن منطقی طور پر اس کا کوئی روشن پہلو نظر آ جائے تو انسان کو مایوسی کی ظلمت میں بھی روشنی کی نظر آ جاتی ہے۔ چنانچہ جس دوست پر بھی کوئی مصیبت آ جاتی وہ حضور کی گفتگو سن کر کچھ نہ کچھ اطمینان پا لیتا۔ دوسری خوبی حضور کی یہ تھی کہ حضور کی طبیعت میں نہایت لطیف مزاح فراواں تھا۔ بے تکلف دوستوں میں حضور اکثر باتوں کو لطائف کا رنگ دے لیتے۔ کشادہ اور خندہ پیشانی، ہونٹوں پر مسکراہٹ، آنکھوں میں غیر معمولی اور پرکشش چمک جادو کا اثر کرتی۔ جس کسی سے حضور مخاطب ہوتے وہ مسحور ہو جاتا۔ تیسری خوبی یہ تھی کہ حضور کسی کی غیبت کبھی نہ فرماتے۔ کسی دوست یا عزیز میں کوئی کمزوری دیکھ پاتے تو اسے ایک لطیفے کی شکل دے کر اکثر دوسروں کے سامنے اس کا ذکر اس کمزوری کے حوالہ سے اس لطیف انداز سے کرتے کہ وہ دوست خود بھی ہنسے بغیر نہ رہ سکتا اور آئندہ کے لئے اپنی اصلاح بھی کر لیتا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 218)

دعوت الیٰ اللہ کا جذبہ

مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب تبسم دور طالب علمی کی یادیں تازہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کالج کھلے ابھی دس پندرہ روز ہوئے تھے کہ ایک دن کلاس شروع ہونے سے پہلے حضور نے فرمایا کہ مناسب ہے ہم احمدی طلباء مل کر ایک نئی تنظیم قائم کر لیں جس کا منشور دعوت الی اللہ ہو۔ لیکن اس تنظیم کے ممبروں کی تعداد زیادہ نہ ہو۔ میں سمجھ گیا کہ حضور درحقیقت اپنے اس پروگرام کا نہ صرف ڈھانچہ تیار کر چکے ہیں بلکہ اس کی تفاصیل بھی ان کے ذہن میں ہیں۔ چنانچہ میں نے بے تکلفی سے گزارش کی کہ نہ صرف آپ اپنے ذہن میں تنظیم قائم کر چکے ہیں بلکہ غالباً ان طلباء کا انتخاب بھی اپنے ذہن میں کر چکے ہیں جن کو اس تنظیم میں شامل کرنا ہے۔ اگر میرا قیاس صحیح ہے تو بسم اللہ کیجئے۔ چنانچہ حضور نے کچھ تفاصیل ارشاد فرمائیں۔ حضور کا قیام لاہور کی ایمپریس روڈ پر ایک کرائے کی عمارت میں واقع احمدیہ ہاسٹل میں تھا۔ ایک ہفتہ بعد حضور نے ہم چند احمدی طلباء کو احمدیہ ہاسٹل میں جمع کیا اور اپنی اسکیم رسمی طور پر ارشاد فرما دی۔ قرار پایا کہ اس تنظیم کا نام عشرہ کاملہ ہوگا اور لاہور کے مختلف کالجوں کے دس طلباء حضور سمیت اس کے ممبر ہوں گے۔ چنانچہ اسی روز حضور کو متفقہ طور پر عشرہ کاملہ کا صدر منتخب کیا گیا۔ اپنے علاوہ حضور نے جن طالب علموں کو اس کا رکن نامزد کیا ان میں سے جو نام مجھے اب تک یاد ہیں وہ حسب ذیل تھے۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ میاں محمد عمر صاحب اور خاکسار عبدالرشید تبسم۔

عشرہ کاملہ کا طریق کار حضور نے یہ تجویز فرمایا کہ نگارشات حضرت مسیح موعود میں سے ہر مہینے حضور ایک اقتباس منتخب فرمائیں گے جو آرٹ پیپر پر شائع کر کے لاہور کے تمام کالجوں کے طلباء میں تقسیم کیا جایا کرے گا۔ چنانچہ عشرہ کاملہ کے ہر ممبر کے سپرد ایک یا دو کالج کر دئے گئے۔ میرے ذمہ لاہور کا لاء کالج ٹھہرا۔ ایک روزنامہ اخبار کا ایڈیٹر ہونے کی وجہ سے میرا تعلق پریس سے تھا اس لئے ہر مہینے حضور اپنا منتخب کردہ اقتباس میرے سپرد کر دیتے جس کی کتابت کرا کر میں پانچ ہزار پمفلٹ کی صورت میں چھپواتا اور حضور کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ عشرہ کاملہ کی ماہوار رکنیت کا چندہ بھی تھا۔ اس رقم سے حضور بل ادا فرما دیتے عشرہ کاملہ نے جو پہلا پمفلٹ شائع کیا۔ اس کا عنوان تھا ''ہستی باری تعالیٰ''۔

دو ہی مہینے میں ان پمفلٹوں کا پورے لاہور میں بڑا شہرہ ہو گیا جس پر کچھ عناصر سخت برہم ہوئے۔ اپنی برہمی کا ہدف انہوں نے حضور کو بنا لیا۔ حضور کے خلاف سازشیں ہونے لگیں اور حضور پر حملے کرنے کی کوششیں بھی ہوئیں۔ بعض دفعہ بڑا اشتعال پھیل جاتا۔ بعض دفعہ حضور کو کسی گہری سازش کا پتہ چلتا تو غصے سے حضور کا چہرہ سرخ ہو جاتا۔ بھرپور جوانی کا زمانہ، کوئی اور نوجوان ہوتا تو شاید سازشیوں کو غلیظ گالیاں دیتا لیکن ہر ایسے موقع پر حضور انتہائی ضبط سے کام لیتے اور صرف اتنا فرماتے ''دیکھا ان بے ایمانوں نے پھر میرے خلاف سازش کی''۔

بزرگوں کا احترام

محترم محبوب عالم خالد صاحب تحریر کرتے ہیں:

خاکسار نے طالب علمی ہی کے زمانہ میں یہ محسوس کر لیا تھا کہ آپ کے دل میں حضرت مصلح موعود کا غیر معمولی اور بے حد احترام تھا۔ کبھی بے تکلفی سے باتیں کرتے ہوئے بھی آپ کی زبان سے کوئی ایسا فقرہ نہ نکلتا جو بعض اوقات ایک بیٹا اپنے والد ماجد کا پیار سے ذکر کرتے ہوئے بے تکلفی سے کہہ جاتا ہے۔ آپ نے ہمیشہ حضور کو خلیفۃ المسیح ہی سمجھا اور خلافت کے احترام کو ہمیشہ ملحوظ رکھا۔ اور ہمیشہ حضرت صاحب یا حضور کا لفظ استعمال کرتے۔ بچپن اور جوانی حضرت اماں جان کے سایہ عاطفت میں گزارا۔ آپ حضرت اماں جان کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کر دیتے۔ فٹ بال کھیلنے کا شوق تھا۔ حضرت اماں جان کا حکم تھا کہ مغرب کی نماز بیت مبارک قادیان میں ادا کریں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں جو بیت مبارک قادیان سے ایک میل کے فاصلہ پر تھی آپ فٹ بال کھیلنے کے لئے تشریف لے جاتے مگر ہمیشہ ایسے وقت پر کھیل ختم کر دیتے کہ مغرب کی نماز بیت مبارک میں باجماعت ادا کر سکیں۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 227)

مسحور کن بھنبھناہٹ

ایک مربی انگلستان تحریر کرتے ہیں:۔

ڈیون شائر (انگلستان) کے علاقہ میں ایک انگریز خاندان ایسا ہے جس کے ساتھ خاندان حضرت اقدس کے گہرے تعلقات چلے آتے ہیں۔ اس خاندان کا اپنا فارم ہے اور خوشحال لوگ ہیں۔ حضور جب آکسفورڈ میں طالب علم تھے تو رخصتوں میں مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی معیت میں چھٹیاں گزارنے اس فارم پر تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس خاندان کے ساتھ گھل مل کر ایام رخصت گزارا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں اس خاندان کے ہاں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی معیت میں دو تین دن کی رخصت گزارنے کے لئے گیا۔ ظاہر ہے پرانی باتیں دہرائی گئیں صاحبزادگان جو فارم پر وقتاً فوقتاً رخصت گزارنے تشریف لے جاتے رہے ان کا تذکرہ ہوتا رہا۔

اس خاندان کی ایک بڑی بوڑھی سے میں نے دوران گفتگو حضرت مرزا ناصر احمد کے بارہ میں دریافت کیا۔ کہنے لگیں کہ وہ سامنے کمرہ ہے جس میں وہ ہمیشہ ٹھہرا کرتے تھے اور صبح صبح جب میں ان کے کمرہ کے آگے سے گزرتی تو ایک عجیب بھنبھناہٹ سنا کرتی ایک دن میں نے ناصر سے پوچھا کہ تم صبح سویرے کیا پڑھتے رہتے ہو جس میں کبھی ناغہ نہیں ہوتا تو ناصر نے بتایا کہ وہ اپنی مقدس کتاب قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔

اسی خاتون نے یہ بھی فرمایا کہ ایک شام کھانے پر جب حضور اور دوسرے صاحبزادگان موجود تھے یہ ذکر چل پڑا کہ مستقبل میں ان کے کیا ارادے ہیں۔ ہر ایک نے بتایا کہ وہ کیا کرنا چاہتے تھے۔ اور کس پیشے کو اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جب حضور کی باری آئی تو آپ نے فرمایا کہ میں تو خدمت دین کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور اپنی زندگی اس مقصد کے لئے وقف کرنے کا عزم کئے بیٹھا ہوں۔ مجھے اور کوئی خواہش نہیں اور نہ ہی مجھے دنیا کی طرف کوئی رغبت ہے۔ انگریزوں کو اور خصوصاً عیسائیوں کو دین سے تو چونکہ کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ اور دنیاداری کا غلبہ ہوتا ہے اس لئے یہ خاتون کہنے لگیں کہ اس وقت میرے منہ سے یہ نکلا What a waste of time۔ لیکن اب میں جب دیکھتی ہوں کہ وہ جماعت کے سربراہ ہیں تو ندامت ہوتی ہے کہ کتنا غلط فقرہ منہ سے نکل گیا تھا۔ حقیقی اور بامراد زندگی تو انہیں ملی ہے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 169)

صلح کا عالمی پیغام

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

میں اپنی طرف سے دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہوں میں انگلستان کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ! اور ہندوستان سے صلح کر لو اور میں ہندوستان کو دعوت دیتا ہوں کہ جاؤ! اور انگلستان سے صلح کر لو اور میں ہندوستان کی ہر قوم کو دعوت دیتا ہوں اور پورے ادب و احترام کے ساتھ دعوت دیتا ہوں بلکہ لجاجت اور خوشامد سے ہر ایک کو دعوت دیتا ہوں کہ آپس میں صلح کر لو اور میں ہر قوم کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک دنیوی تعاون کا تعلق ہے ہم ان کی باہمی صلح اور محبت کے لئے تعاون کرنے کو تیار ہیں اور میں دنیا کی ہر قوم کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم کسی کے دشمن نہیں۔ ہم کانگرس کے بھی دشمن نہیں، ہم ہندو مہا سبھا والوں کے بھی دشمن نہیں مسلم لیگ والوں کے بھی دشمن نہیں اور زمیندارہ لیگ والوں کے بھی دشمن نہیں اور خاکساروں کے بھی دشمن نہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم احراریوں کے بھی دشمن نہیں۔ ہم ہر ایک کے خیر خواہ ہیں اور ہم صرف ان کی ان باتوں کو برا مانتے ہیں جو دین میں دخل اندازی کرنے والی ہوتی ہیں۔ ورنہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں اور ہم سب سے کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دو کہ ہم خدا تعالیٰ کی اس مخلوق کی خدمت کریں۔ ساری دنیا سیاسیات میں الجھی ہوئی ہے۔ اگر ہم چند لوگ اس سے علیحدہ رہیں اور مذہب کی تبلیغ کا کام کریں تو دنیا کا کیا نقصان ہو جائے گا۔

(الفضل 17 جنوری 45ء)

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

حاصل مطالعہ

عقیدہ نہ پوچھو

مدیر ''سرراھے'' ایک تاریخی حقیقت بیان کرتے ہیں۔

''محمود غزنوی کے مرشد ابوالحسن خرقانی نے اپنی قبر پر کندہ کرایا تھا ''ہر کہ دراین سرا در آید نانش دھید واز ایمانش مپرسید'' (جو بھی اس سرائے میں داخل ہو، اسے کھانا دو اس کا عقیدہ مت پوچھو)''

(نوائے وقت مورخہ 29 فروری 2008ء)

امن کا سبق

''شہزادہ عطار الحاج احمد عبید رضا قادری عطاری نے اپنے بیان میں کہا کہ افسوس آج مسلمان باہم دست وگریباں ہیں جبکہ اللہ عزوجل کو دوسرے انسانوں کو تکلیف دینا ہرگز پسند نہیں ہے بلکہ وہ شخص اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول اور برگزیدہ ہے جو اللہ عزوجل کے لئے دوسرے انسانوں سے محبت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام ہمیں امن وآشتی، اخوت اور بھائی چارے کا سبق دیتا ہے۔''

(بیان مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 8 مارچ 2008ء ص 10 کالم نمبر 4)

لاؤڈ سپیکر کے متعلق فتوے

مدیر سرراھے اپنے کالم میں رقمطراز ہیں:

''صوبائی دارالحکومت لاہور میں لاؤڈ سپیکر کے غلط اور بے جا استعمال کی کوئی حد نہیں، ہر چند کہ قانون موجود ہے مگر اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا۔ جمعہ کے خطبہ، اذان کے علاوہ مساجد کے آٹھ لاؤڈ سپیکر زفل والیوم پر چلتے رہتے ہیں، کوئی بیمار ہو، کوئی طالب علم پڑھ رہا ہو، اس کا کوئی لحاظ خیال نہیں کیا جاتا۔ مذہب کو ایذا رسانی کا ذریعہ بنانا ہرگز روا نہیں کیا ایسا ممکن نہیں کہ ہر تھانے کو پابند کیا جائے کہ جونہی ان تک لاؤڈ سپیکر سے کوئی غیر ضروری آواز پہنچے تو موقع پر جا کر کارروائی عمل میں لائی جائے۔ ایک مسجد کے لئے زیادہ سے زیادہ دو سپیکر کافی ہوتے ہیں۔ ہر مسجد کے امام کو پابند کیا جائے کہ وہ لاؤڈ سپیکر کے بے جا استعمال نہ ہونے دے۔ جب نیا نیا لاؤڈ سپیکر متعارف ہوا تو علماء کرام نے اس کے استعمال کو حرام قرار دینے کا فتویٰ دے دیا تھا، وہ فتویٰ آج بھی محفوظ ہے، اگر کچھ بات نہ بنے تو اس فتوے ہی کو قابل عمل بنا دیا جائے کیونکہ اس پر جید علماء دین کے دستخط موجود ہیں۔''

(کالم مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 7 فروری 2008ء)

خصوصی انعام

ابوعبداللہ سے ایڈیٹر نوائے وقت کے نام نظام خلافت کے حوالے سے لکھتے ہیں:۔

''یہ نظام اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ونعمت ہے جو بنی نوع انسان کی فلاح وبہبود کے لئے آدمؑ کے زمانے سے ہی انسانوں کو دے دیا گیا ہے۔ چنانچہ ہر نبیؑ اپنے زمانے کا خلیفہ وحاکم ہوتا تھا۔ آخری نبیؐ کے بعد بے شمار خلفاء ہوئے اور کئی سو سال تک نظام خلافت چلتا رہا اور قیامت سے پہلے امام مہدی کی خلافت میں اس نظام کا ایک دفعہ پھر بھرپور اظہار و نفاذ ہو گا..........خلافت کے لئے جن خوبیوں اور اوصاف کی ضرورت ہے وہ مسلمانوں میں ناپید ہو گئے اس لئے یہ نعمت ان سے چھن گئی اور طاغوتی نظام ان پر مسلط ہو گئے۔''

(خط مطبوعہ نوائے وقت ایڈیٹر کی ڈاک مورخہ 29 فروری 2008ء)

اپنی تجوریاں خالی کر دیتے

صحافی بیگ راج اپنے کالم 'دیوان خاص' مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 15 دسمبر 2007ء کا آغاز مغلوں کے دور حکومت کی اس خصوصیت سے کرتے ہیں:۔

''مغلوں کے دور حکومت میں ہندوستان کے ہر شہری کو روٹی اور روزگار میسر تھے۔ جنت آشیانی مرزا ظہیرالدین بابرؒ نے جب ابراہیم لودھی کو شکست سے دوچار کر دیا تو جشن فتح کے روز اپنے تمام تر خزانے دہلی کے غرباء اور مساکین میں تقسیم کر دیئے۔ امراء نے اس سخاوت کو ''فضول خرچی'' قرار دیا لیکن شہنشاہ معظم نے تقسیم زر کے اس عمل کو جاری رکھا۔ شہنشاہ مرزا جہانگیر کا وطیرہ تھا کہ وہ سال میں دو بار سونے اور چاندی میں تولے جاتے اور یہ تمام زروجواہرات یتیموں، مسکینوں اور مسافروں میں بانٹ دیئے جاتے تھے۔ شہنشاہ محترم نے مدرسوں، مسجدوں، خانقاہوں اور سراؤں کے ساتھ ملحقہ جاگیروں کی آمدن بھی لنگر خانوں کے لئے مختص فرما دی تھی۔ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ ہندوستان کی رعایا کے لئے کبھی بیرون ملک سے گندم منگوانی پڑی ہو۔ کسی مورخ نے ایسا کوئی واقعہ بیان نہیں کیا کہ کسی مغل حکمران کے دور میں لوگوں نے تنگدستی یا بھوک سے خودکشی کی ہو۔ قحط سالیاں بھی آئیں۔ جب کبھی مصیبت آتی تو شہزادے اور شہزادیاں تک اپنی تجوریاں خالی کر دیتے تھے۔''

(مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 15 دسمبر 2007ء)

قبر اور عالم برزخ کی تعبیر

جاوید احمد غامدی اپنے کالم مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 14؍اکتوبر 1987ء میں لکھتے ہیں:۔

''جس چیز کو ہم قبر کہتے ہیں، قرآن وحدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت عالم برزخ کی تعبیر ہے۔ اس عالم برزخ کے بارے میں قرآن کا ارشاد ہے۔

''اور ان کے آگے ایک پردہ (برزخ) ہو گا۔ اس دن تک کے لئے جس دن وہ اٹھائے جائیں گے''

(المومنون 23-100)

اس عالم میں جو کیفیات مرنے والوں پر گزرتی ہیں، وہ صرف انہی کے ساتھ خاص نہیں ہیں جو قبروں میں دفن ہوئے۔ یہ سب مرنے والوں کے لئے ہیں، خواہ وہ ڈوب کر مرے ہوں یا انہیں جلا کر ان کی راکھ فضا میں بکھیر دی گئی ہو، ان کا تعلق درحقیقت ان کے جسم سے نہیں، بلکہ ان کی روح سے ہے..........وہ قومیں جنہوں نے رسولوں کے اتمام حجت کے بعد ان کا انکار کر دیا اور جن پر اسی دنیا میں اللہ کا عذاب آیا، ان کے بارے میں قرآن مجید نے بصراحت اس عذاب کا بھی ذکر کیا ہے۔ سورۃ مومن میں ہے۔

'' اور آل فرعون بدترین عذاب کے پھیر میں آ گئے۔ دوزخ کی آگ جس کے آگے وہ صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت ہو گی، حکم ہو گا۔ آل فرعون کو بدترین عذاب میں داخل کر دو'

(40-45-46)

یہی بات حدیث میں سب مرنے والوں کے لئے بیان ہوئی ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

''تم میں سے کوئی شخص جب مر جاتا ہے تو اسے صبح وشام اس کا آخری ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، خواہ وہ اہل دوزخ میں سے ہو یا اہل جنت میں سے۔ اس سے کہا جاتا ہے۔ یہ ہے تیرا ٹھکانا۔ یہاں تو اس وقت پہنچے گا جب اللہ تجھے قیامت کے دن اپنے حضور میں پیشی کے لئے اٹھائے گا۔''

(کالم مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 14؍اکتوبر 1987ء)

حس لطافت سے محرومی

میاں عبدالرشید اپنے دینی کالم ''نور بصیرت'' میں ایک عبرت انگیز حکایت نقل کرتے ہیں:۔

''رومیؒ کی ایک حکایت ہے: ایک شخص عطر والوں کے بازار سے گزر رہا تھا کہ اچانک بے ہوش ہو کر گر گیا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے۔ کوئی اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارنے لگا۔ کوئی اسے لخلخہ سونگھانے لگا۔ کوئی پنکھا جھلنے لگا۔ مگر وہ ہوش میں نہ آیا۔ کوئی شخص پاس سے گزر رہا تھا۔ اس نے اسے دیکھا، تو کہنے لگا: ٹھہرو۔ میں ابھی اسے ہوش میں لاتا ہوں۔ اس نے جوتے پر غلاظت لگائی اور اسے سنگھائی۔ وہ فوراً ہوش میں آ گیا۔ لوگ بہت حیران ہوئے۔ اس نے کہا: حیرانی کی کوئی بات نہیں۔ میں اس شخص کو جانتا ہوں۔ یہ چمڑہ رنگنے کا کام کرتا ہے۔ دن رات بدبو میں رہتا ہے۔ عطر والوں کے بازار سے گزرا، تو اس کا دماغ خوشبوؤں کا ہجوم برداشت نہ کر سکا۔ چنانچہ یہ بے ہوش گیا۔ میں نے اسے اس کی پسند کی چیز سنگھائی تو فوراً ہوش میں آ گیا۔

رومیؒ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ بعض لوگ جو دن رات کثافت میں رہتے ہیں، لطافت کی حس ہی سے محروم ہو جاتے ہیں۔''

(از کالم، نور بصیرت مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 19؍اکتوبر 1990ء)

کشمیر میں اسلام کیسے پھیلا

پروفیسر محمد یعقوب شاھق اپنے مضمون ''تحریک آزادیٔ کشمیر..........ایک جائزہ'' مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 6 مئی 2008ء میں بیان کرتے ہیں۔

''کشمیر میں اسلام باعمل اور صاحب کردار علمائے کرام اور صوفیائے عظام کے ذریعے داخل ہوا اور دعوت وتبلیغ کے ذریعے پھیلتا چلا گیا یہاں تک کہ اس دور کے حکمران ''رنچن'' نے اسلام قبول کر لیا جس کا اسلامی نام ''صدرالدین'' رکھا گیا۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو۔

Islam in Kashmir by Hussam -ud- Deen page 11-13 published by International Institute of Kashmir

سلطان شہاب الدین کے دور حکومت میں امیر کبیر سید علی ہمدانی کشمیر میں تشریف لائے جو حافظ قرآن بلند پایہ عالم دین اور شیخ طریقت تھے۔ انہوں نے اتنے اخلاص اور سوز دل سے دعوت اسلامی کو عام کیا کہ اہل کشمیر کی اکثریت نے اسلام قبول کر لیا۔''

(کالم نمبر 2)

ایک رسوائے زمانہ مجاہدہ

پروفیسر یعقوب شاھق مضمون کے کالم نمبر 3 میں لکھتے ہیں:۔

''انیسویں صدی کے آغاز میں انگریز ایک مضبوط سیاسی قوت کے ساتھ ہندوستان پر قابض ہو گئے۔ انہوں نے کشمیر کو جموں کے ایک راجہ گلاب سنگھ کے ہاتھ 75 لاکھ نانک شاہی سکوں کے عوض فروخت کر دیا اس رسوائے زمانہ معاہدہ کو 'معاہدہ امرتسر'' کہتے ہیں۔ جو 1846ء میں وقوع پذیر ہوا۔ علامہ اقبال نے اس سانحہ پر ایک شعر میں تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ''کسانوں، کھیتوں، ندیوں اور مرغزاروں سمیت ایک قوم کو کتنی قیمت پر فروخت کر دیا گیا۔

دہقان و کشت و جو و خیابان فروختند
قومے فروختند وچہ ارزان فروختند

(نوائے وقت مورخہ 5 جون 2008ء اداراتی صفحہ)

”جو نہ جھک سکے نہ بک سکے“

بریگیڈیئر (ر) محمد یوسف اپنے مضمون ”پاکستان اور بانی پاکستان“ میں تحریر کرتے ہیں۔

”قائداعظم کی ذاتی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ مالی معاملات میں، چاہے ذاتی زندگی ہو یا قومی، وہ دیانتداری کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ کانگریس کے لیڈر برملا کہتے تھے کہ ”جناح کو نہ خریدا جا سکتا ہے نہ کرپٹ کیا جا سکتا ہے غالباً پٹیل نے ایک موقعہ پر کہا تھا کہ ”کانگریس کے پاس اگر ایک جناح ہوتا تو پاکستان کبھی نہ بنتا“، بلبل ھند، سروجنی نائیڈو نے جناح کے بارے میں کہا تھا۔

"He never bent, even to pick a flower"

قائداعظم گاندھی کے ساتھ مصروف گفتگو تھے۔ عینک نیچے گر گئی۔ گاندھی بڑا خوش ہوا کہ اب جناح اس کے سامنے جھک کر عینک اٹھائے گا۔ جناحؒ نے اطمینان سے جیب میں سے دوسری عینک نکالی اور مصروف گفتگو ہو گئے۔

منفعت سے بے نیاز

بریگیڈیئر (ر) محمد یوسف مزید بیان کرتے ہیں۔

”ایک مؤکل نے قائداعظمؒ کے ساتھ ہر بار کورٹ میں حاضری کے لئے 500 روپے پر معاہدہ کیا اور ایڈوانس 5000 روپے دیئے۔ قائدؒ تین بار عدالت میں پیش ہوئے اور مقدمے کا فیصلہ ہو گیا۔ قائدؒ نے 3500 روپے مؤکل کو واپس کر دیئے۔ ایک اور مؤکل قائدؒ کی عدالت میں کارکردگی پر بہت خوش ہوا اور مقدمہ جیتنے پر طے شدہ فیس سے زیادہ رقم قائدؒ کو بھجوائی۔ قائدؒ نے طے شدہ رقم رکھ لی اور فالتو رقم لوٹا دی۔“

(نوائے وقت مورخہ 2 مئی 2008ء)

خرابیوں کا مجموعہ

عفت علوی کے مضمون ”موجودہ مسائل کا حل قرآن پاک کی روشنی میں“ مطبوعہ نوائے وقت یکم فروری 2008ء سے دو اہم اقتباسات:۔

”اگر ہم اپنی موجودہ حالت اور زندگی پر نظر ڈالیں تو آج ہم میں وہ تمام خرابیاں جو گزشتہ تمام اقوام یعنی قوم ھود، قوم ثمود، قوم لوط اور قوم شعیب کے علاوہ متعدد اقوام میں ایک ایک غلطی کی صورت میں موجود تھیں وہ تمام کی تمام ہم میں مشترکہ طور پر در آئی ہیں ہم سب جھوٹ بولتے ہیں، کم تولتے ہیں، خرید و فروخت میں دھوکہ دہی کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ مرد و زن شرم و حیاء سے عاری ہیں، ہمارا لباس، اٹھنا بیٹھنا، ہرگز ہماری مذہبی و معاشرتی اقدار سے میل نہیں کھاتا۔ ہمارے دن رات ٹی وی، کمپیوٹرز، موبائل فونز کی نذر ہونے لگے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ اللہ پاک ہماری حرکات کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لے رہا ہے۔ کچھ لوگوں کو بے شمار نعمتوں سے نواز کر اور کچھ (کو) تنگدستی اور مفلسی کی آزمائش میں ڈال کر۔ لوگ ہر طرح کے جائز و ناجائز ذرائع آمدنی کے حصول کو اپنا حق جان رہے ہیں جس کے نتیجہ میں آج ہمارے سروں پر خوف و ہراس کے مہیب بادل چھا گئے ہیں۔“

قوم یونس کی سی توبہ امید افزا حل ہے

”موجودہ حالات میں قوم یونسؑ کا قصہ ہم سب کے لئے بہترین اور فائدہ مند ہو سکتا ہے نہ کسی کمیشن کے بٹھانے اور نہ غیر ملکی ماہرین کی تحقیقات ہمارے مسائل حل کر سکتی ہیں۔ ہم سب کو توجہ اس طرف مبذول کرنی چاہئے کہ ہم اپنے ناراض رب کو کیسے راضی کر سکتے ہیں؟“

(اقتباسات از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ یکم فروری 2000ء)

خواتین کے لئے موبائل کا استعمال حرام ہے

مسجد عمر فاروق پنج تیرتھ کے خطیب کا فتویٰ

”صوبہ سرحد کے علماء نے خواتین کی جانب سے موبائل کے استعمال کو حرام قرار دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ خواتین موبائل کا استعمال نہیں کر سکتیں کیونکہ یہ حرام ہے یہ بات جامع مسجد حضرت عمر فاروقؓ کے خطیب اور امام نے نماز جمعہ کے خطبہ کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ سرحد کے علماء کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ خواتین موبائل کا استعمال نہیں کر سکتیں۔“

(نوائے وقت مورخہ 3 مئی 2008ء ص آخر ص 10)

گائے کا گوشت

نوائے وقت مورخہ 28/اپریل 2008ء کی ایک خبر

حکومتی پابندی کی صورت میں گائے کا گوشت کھانا غیر اسلامی ہے: دیو بند کا فتویٰ ”لکھنؤ (آن لائن) دارالعلوم دیو بند نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ حکومتی پابندی کی صورت میں گائے ذبح کرنا یا اس کا گوشت کھانا غیر اسلامی ہے لہٰذا مسلمان گائے ذبح کرنے اس کا گوشت کھانے یا گائے کی کھالوں کی تجارت کرنے سے باز رہیں۔ بھارتی خبر رساں ادارے کے مطابق یہ فتویٰ دارالعلوم دیو بند کے فتویٰ ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ مفتی حبیب الرحمٰن نے مظفر نگر کے ایک رہائشی حاجی محمد اسرار کی طرف سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں دیا۔ فتوے میں انہوں نے مزید کہا کہ گائے کا گوشت کھانے والے بھینس، بکرے اور چکن یا مچھلی کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ اتر پردیش کے رہائشی حاجی اسرار نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ کیا اسلام گائے، بیل یا بچھڑے کو ذبح کرنے اور ان کی کھال کو تجارت کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے؟ جس کے بعد تین رکنی کمیٹی کی طرف سے اس معاملے پر غور کرنے کے بعد مفتی حبیب الرحمٰن نے فتویٰ جاری کیا۔ فتویٰ میں انہوں نے مزید لکھا کہ اگر گائے ذبح کرنا، اس کا گوشت کھانا یا اس کی تجارت کرنا قانون میں منع ہے تو شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی شریعت قانون کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں دیتی اور چونکہ قانون میں گائے کو ذبح کرنے کی اجازت نہیں لہٰذا اسلام میں اس کو ذبح کرنا ناجائز ہوگا۔“

(نوائے وقت مورخہ 28/اپریل 2008ء ص آخر و ص 8 کالم نمبر 7)

اسلامی سزا

نوائے وقت مورخہ 28/ اپریل 2008ء کی ایک خبر

”طالبان نے سکھوں کے اغواء میں ملوث ملزم کو سرعام گولی مار کر ہلاک کر دیا“

مہمند ایجنسی کے علاقے رحیم کور میں مقامی طالبان نے اعلان کے مطابق گزشتہ روز دو سکھوں کے اغواء میں ملوث ایک ملزم کو سرعام گولی مار دی اور اغواء کار کو نشان عبرت بنانے کے لئے اس کی لاش گھسیٹتے رہے۔ طالبان نے کہا کہ انہوں نے ملزموں کو اسلامی شریعت کے تحت سزا دی اور آئندہ غیر شرعی حرکات میں ملوث جرائم پیشہ عناصر کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جائے گا۔“

(نوائے وقت مورخہ 28/اپریل 2008ء ص 1)

اولیاء کی خدمات

جناب عرش محمد اپنے مضمون مطبوعہ نوائے وقت ملی ایڈیشن کے آغاز میں اولیائے کرام کی خدمت دین حق اور خدمت انسانیت کے ذکر میں لکھتے ہیں:۔

کفرزار ہند میں دین حق کا نور پھیلانے اور کفر و ضلالت کی تاریکیاں مٹانے میں اللہ کے ان پاکباز بندوں کا کردار کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا جنہیں عرف عام میں صوفیائے کرام اور اولیاء عظام کہا جاتا ہے۔ اپنی منور سیرت نور معرفت اور روشن افکار کے ذریعے ان اللہ والوں نے کروڑوں زندگیاں بدل ڈالیں۔ باطل کے سامنے جھکنے والے سر خدائے واحد و لاشریک کے حضور سجدہ ریز ہوئے۔ زبانیں شرکیہ کلام الاپنے کی بجائے توحید کے نغمے گانے لگیں۔ روح و قلب کی اجڑی ہوئی دنیا پھر سے آباد ہونے لگی۔ وہ سرزمین جہاں ان گنت جھوٹے معبودوں کی خدائی کے نعرے گونجتے تھے وہاں سچے اور واحد معبود کی کبریائی کے ترانے گونجنے لگے اور یہ سرزمین ایسے انقلاب سے آشنا ہوئی جس کا اصل اصول خدائے واحد کی پرستش، نبی آخرالزماں کی رسالت کا اقرار، ذات پات اور نسل پرستی کی بجائے مساوات، حق و انصاف اور احترام انسانیت کا فروغ اور نیکیوں کی اشاعت تھا۔ برصغیر پاک و ہند میں اس عظیم انقلاب کے کارواں سالاروں میں حضرت داتا گنج بخش، بابا فریدؒ، بہاؤالدین زکریاؒ، حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے اسمائے گرامی سے ایک دنیا آگاہ ہے اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ برصغیر کا شاید ہی کوئی ایسا گوشہ ہوگا جہاں ان اللہ والوں کے قدم نہیں پہنچے۔ جہاں انہوں نے خالق کی عبادت اور مخلوق کی بے لوث خدمت کے درخشاں نقوش نہیں چھوڑے۔“

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت ملی ایڈیشن مورخہ 28 ستمبر 2007ء)

آخری زمانے میں دوبارہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی

ڈاکٹر اسرار احمد اپنے مضمون مطبوعہ نوائے وقت ملی ایڈیشن کے آخری کالم میں واضح کرتے ہیں۔

نبی اکرمؐ کی واضح اور صریح احادیث کے مطابق قیامت سے قبل پورے عالم ارضی پر اللہ کا دین غالب ہو کر رہے گا۔ چنانچہ آپؐ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا تھا کہ ”خلافت علیٰ منہاج النبوۃ“ کے اس دور اول کے بعد جو آنحضورؐ کی وفات کے فوراً بعد شروع ہوگا۔ دو دور تو مختلف النوع ملوکیت کے آئیں گے، لیکن پھر آخر میں دوبارہ ”خلافت علیٰ منہاج النبوۃ“ قائم ہو گی اور اس بار وہ عالمی یعنی کرہ ارضی پر محیط ہو گی“۔

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت ملی ایڈیشن مورخہ 17/ اگست 2007ء)

پہلے سے زیادہ غلام

معروف کالم نگار و ماہر تعلیم ڈاکٹر محمد اجمل نیازی کے کالم ”بے نیازیاں“ مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 24 دسمبر 2007ء سے دو قابل غور اقتباسات:۔

”ہم انگریزوں کو برا کہتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے ان کی غلامی سے نجات اپنے قائداعظم کی محبت میں حاصل کی مگر انگریزوں نے عوام کی بھلائی اور بہتری کے لئے جو کچھ کیا اس کا عشر عشیر نہ پہلے ہوا تھا نہ آزادی حاصل کرنے کے بعد ہوا ہے۔ آزادی کے بعد ہم زیادہ غلام ہو گئے ہیں اپنوں کے غلام ہو گئے ہیں۔ انگریزوں نے میو ہسپتال، ہائی کورٹ، پنجاب یونیورسٹی، گورنمنٹ کالج، ریلوے اور سڑکیں بنائیں۔ امن و امان کے ساتھ انصاف عام لوگوں کے لئے تھا“

”کیا ہم منافق ہیں۔ بے بسی اور بے حسی مل کر ہم پر ٹوٹ پڑی ہے ہمیں نہ حاکم بننا آیا اور نہ محکوم بننا آیا۔ شیکسپیئر کا ایک کردار کہتا ہے کہ سیزر اس لئے بھیڑیا بنا ہوا ہے کہ ہم بھیڑیں بن چکے ہیں..........حفیظ تائب کی نعت یاد آتی ہے۔

اے نوید مسیحا تیری قوم کا حال عیسیٰ کی بھیڑوں سے ابتر ہوا
اسکے کمزور اور بے ہنر ہاتھ سے چھین لی چرخ نے برتری یا نبیؐ
روح ویران ہے آنکھ حیران ہے ایک بحران تھا ایک بحران ہے
گلشنوں شہروں قریوں پہ ہے پُر فشاں ایک گھمبیر افسردگی یا نبیؐ

(اقتباسات از کالم مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 24 دسمبر 2007ء ص 4)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالہ زاد اور بہنوئی مکرم سول انجینئر شاہین سیف اللہ صاحب ولد مکرم آغا محمد بخش صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ 30 مئی 2009ء کو بعمر 64 سال انتقال کر گئے۔ اسی روز بعد نماز عشاء بیت الناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ آپ نے 1967ء میں U.E.T لاہور سے سول انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کی۔ واپڈا میں کچھ عرصہ بطور ایکسیئن کام کیا اور پھر بعد میں کنسلٹنٹ انجینئر کی حیثیت سے پشاور، تربت، منگلا ڈیم، چکوال، خضدار اور موٹروے میں کام کیا۔ چکوال میں 96-1995 میں بطور امیر ضلع کام کیا۔ وقت وفات سیکرٹری تعلیم القرآن ماڈل ٹاؤن لاہور کام کر رہے تھے۔ مرحوم نڈر، بے باک، قابل، محنتی دیانتدار اور خلافت سے والہانہ عقیدت رکھنے والے مخلص احمدی تھے۔ انسانی ہمدردی، خدمت خلق اور صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ قصر خلافت ربوہ کی لاگت کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان سے Estimate لگوایا تھا اور بطور انعام -/1000 روپے عطا فرمائے تھے۔ آپ IAAAE کے ممبر تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے جو کہ شادی شدہ ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے ایک جوان بیٹی کی وفات کے صدمہ کو بڑے صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سعادت خان صاحب کارکن نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم بشارت احمد صاحب طور کی والدہ محترمہ کریم بی بی صاحبہ مورخہ 24 مئی 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ مکرم مبارک احمد طور صاحب مرحوم سابقہ صدر جماعت احمد نگر کی اہلیہ تھیں۔ نیز مرحومہ موصیہ تھیں اور عرصہ 20 سال سے اپنے بیٹے مکرم بشارت احمد طور صاحب کے پاس جرمنی میں رہ رہی تھیں۔ مورخہ 29 مئی کو مرحومہ کی نماز جنازہ بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے پڑھائی۔ بعد از نماز جنازہ تدفین بہشتی مقبرہ میں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی بزرگی اور بیماری کی حالت میں خدمت کرنے والے اُن کے بیٹے اور بہو کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب اوسلو ناروے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم خواجہ لطف الرحمٰن صاحب کو خدا تعالیٰ نے تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مبشر الرحمٰن عطا فرمایا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم خواجہ عبدالحی صاحب رحمٰن کالونی ربوہ کی نسل سے اور مکرم نصر اللہ احمد صاحب فیصل آباد حال جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو باعمر، نیک، صالح، خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم منیر مسعود صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے سمدھی برادرم مکرم منیر احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ میری لینڈ امریکہ کے چھوٹے بھائی مکرم ظہیر احمد صاحب کینیڈا میں بیمار ہیں۔ دو سال قبل انہیں مصنوعی دل لگایا گیا تھا۔ اب تک کام دیتا رہا۔ اسی دوران ان کا ایک پھیپھڑا بھی ناکارہ ہو گیا۔ 30 مئی 2009ء کو ایک لمبا آپریشن ہوا جس کے تحت ان کا دل اور پھیپھڑا ٹرانسپلانٹ کیا گیا ہے۔ تا حال بیہوش ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفاء کاملہ وعاجلہ اور بعد از آپریشن ہر قسم کی تکلیف و پیچیدگی سے محفوظ رہنے اور درازی عمر کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ ایک ہفتہ سے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہیں۔ عزیزہ سرگودھا یونیورسٹی میں ماس کمیونی کیشن کی سٹوڈنٹ ہیں۔ بوجہ سخت کمزوری اور گھبراہٹ اپنے سیکنڈ سمسٹر کے پیپر بھی نہیں دے سکیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم نفیس الدین مبشر صاحب جاپان آٹوز ریلوے روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم احمد دین صاحب سابق کارکن وکالت مال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ جرمنی میں ریڑھ کی ہڈی کے دو آپریشنز ہونے کے باعث سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ زخموں میں Pus پڑ جانے کی وجہ سے تشویشناک حالت میں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص فضل سے صحت عطا کرے۔ آمین

مکرم محمد اجمل صاحب اکاؤنٹنٹ دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی صفورہ اجمل گزشتہ تین روز سے بیمار ہے اور اس وقت فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی بیٹی کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

مکرم خواجہ سلیم ماجد صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بہنوئی مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب کراچی میں شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم خرم ناصر صاحب ابن مکرم ناصر احمد بھنڈر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو موٹر سائیکل حادثہ میں بازو میں فریکچر اور شدید چوٹیں آئی ہیں۔ جنرل ہسپتال کے I.C.U میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک سجاد خالد صاحب ابن مکرم ملک خالد محمود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں چہرہ پر زخم آئے ہیں اور آنکھ کے اوپر چھ ٹانکے لگے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ شہناز بیگم صاحبہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور رکشا کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار بلڈ پریشر اور معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ آجکل تکلیف میں اضافہ ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرمہ منزہ مبشر صاحبہ بنت مکرم محمد مبشر شاہ صاحب وصیت نمبر 59430 نے مورخہ 8/اگست 2006ء کو لاہور سے وصیت کی تھی اس وقت ان کا ایڈریس 221-D1 ماڈل ٹاؤن لاہور تھا۔ شروع وصیت سے تا حال ان کی طرف سے کوئی ادائیگی حصہ آمد نہیں آئی اور نہ ہی انہوں نے دفتر سے رابطہ کیا۔ اگر موصیہ خود یا ان کا کوئی عزیز رشتہ دار یہ اعلان پڑھیں یا ان کو ان کے بارہ میں کچھ علم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت سے فوری رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حضرت شیخ عبدالرحمٰن صاحب
بھیرہ رفیق حضرت مسیح موعود
یکے از 313

ولادت: 1872ء

بیعت: 14 دسمبر 1890ء

وفات: 4 جون 1952ء

حضرت شیخ عبدالرحمٰن (سابق سردار مہر سنگھ) ڈومیلی تحصیل پھگواڑہ (ریاست کپورتھلہ) ضلع جالندھر کے ایک سکھ خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کا نام والدین نے مہر سنگھ رکھا تھا۔ آپ کے والد صاحب کا نام سردار دسوندھا رام تھا۔

سکھ قوم کی جہالت اور ہندوانہ طرز معاشرت سے نالاں تو تھے ہی۔ بغرض علاج حضرت مولوی خدا بخش صاحب جالندھری کی وساطت سے حضرت حکیم مولانا نورالدین کی خدمت میں بغرض علاج بھیرہ تشریف لے گئے۔ بعد میں 1890ء میں قادیان حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کر لی۔ آپ نے پندرہ سال کی عمر میں 14 دسمبر 1890ء کو بیعت کی۔ رجسٹر بیعت میں آپ کا نام 211 نمبر پر درج ہے۔

بھیرہ میں دسویں تک تعلیم حاصل کی اور قادیان میں بی اے کیا۔ 1902ء میں آپ کی شادی حضرت خلیفہ نوردین جمونی کی صاحبزادی غلام فاطمہ سے ہوئی جن کو حضور کے گھر خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے 36 علمی و تحقیقی کتب تصنیف کیں۔ آپ سے مروی روایات ''سیرت المہدی'' میں درج ہیں۔ بیعت کے ریکارڈ میں ساکن دہلی اور عمر پانزدہ سال ہے۔

آپ تین سال کے لئے جزائر انڈیمان میں بطور ہیڈ ماسٹر رہے اہل و عیال کو بھی ساتھ بھجوایا گیا۔ اس بنیاد پر آپ کالے پانی والے بھی مشہور ہوئے تھے۔

تحفہ قیصریہ میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی میں شرکت اور چندہ دہندگان اور کتاب البریہ میں پُرامن جماعت میں ذکر ہے۔

آپ کے بیٹے ڈاکٹر سردار نذیر احمد مرحوم اور سردار بشیر احمد مرحوم انجینئر کا ذکر آپ کی اولاد میں نمایاں ہے۔ سردار بشیر احمد مرحوم ربوہ کا سروے کرنے والی ٹیم کے سربراہ بھی رہے۔ آپ کی ایک پوتی (سردار ڈاکٹر نذیر احمد مرحوم کی بیٹی) مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب بھیرہ کی بیگم ہیں۔ حضرت شیخ صاحب کے ایک پوتے سردار رفیق احمد مرحوم لندن میں مقیم رہے۔

ماخذ: (1) رجسٹر بیعت مطبوعہ تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 354۔ (2) تحفہ قیصریہ۔ (3) کتاب البریہ۔ (4) مضمون ماسٹر عبدالرحمٰن سابق مہر سنگھ مطبوعہ الفضل 23 دسمبر 1990ء (4) رفقاء احمد جلد ہفتم

☆......☆......☆

مکرم مخدوم واجد حسیب صاحب

جامن
صحت بخش پھل

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے جہاں انواع واقسام کی غذائی نعمتیں پیدا فرمائی ہیں وہاں طرح طرح کے لذیذ اور صحت بخش پھل بھی پیدا فرمائے۔ اس احسن الخالقین نے ہر علاقے اور ہر موسم کے لحاظ سے مختلف قسم کے پھل پیدا کر کے انسان کو ان سے مستفیذ ہونے کا موقع عطا فرمایا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور حکمتوں میں سے ایک ہے کہ ہر پھل اپنے اندر بے شمار فوائد لئے ہوتا ہے اور ہر ایک کے خواص دوسرے کسی پھل سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔

جامن بھی رب جلیل کے ان پھلوں میں سے ایک ہے جوکہ نہایت صحت بخش خواص کا حامل ہوتا ہے۔ یہ پھل جو انڈیا اور پاکستان کے میدانی علاقوں میں گرمیوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ نہ صرف لذیذ اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ بلکہ انسانی صحت کے لئے انتہائی مفید پایا گیا۔

جامن جس کا نباتاتی نام Eugonia Jambolana ہے۔ اس کا درخت 20 سے 30 فٹ تک بلند اور گھنا سایہ دار ہوتا ہے۔ پھولوں کا رنگ سبزی مائل پیلا جبکہ پھل کا رنگ اندر سے سرخ اور باہر سے کالا ہوتا ہے۔ یہ جتنا زیادہ کالا ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ اسی لئے گرمیوں میں اکثر گلی کوچوں میں پھیری فروش ”کالے کالے راجامن“ کی صدا لگاتے پھرتے ہوتے ہیں۔ جامن کا بیج 1/4 انچ سے 1/2 انچ تک لمبا اور موٹائی میں 1/5 انچ تک ہوتا ہے۔ جامن کی لکڑی فرنیچر اور تعمیراتی کاموں میں استعمال ہوتی ہے۔ لیکن اس کا پھل بلکہ بیج چھال اور پتے بھی ادویات میں استعمال ہوتے ہیں۔ جامن ایک خوشبودار۔ رطوبت کو خشک کرنے والا۔ دافع ذیابیطس۔ ہاضم اور پیشاب آور پھل ہے۔ جامن اپنی خشکی پیدا کرنے والی خصوصیت کی بنا پر اسہال اور مزمن پیچش میں مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کے پتوں سے بنے پلٹس کو بھی جلدی امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جامن کے پتوں چھال اور پھولوں میں طاقتور دافع بیکٹیریا اثر دیکھا گیا ہے۔ جامن کی چھال کا جوشاندہ بدہضمی اسہال اور مزمن پیچش میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس جوشاندہ کو منہ کے السر مسوڑھوں کی بیماریوں اور منہ کے چھالوں کے لئے بطور ماؤتھ واش بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خشک سفوف کا دن میں دو یا تین بار استعمال اسہال کے لئے اور جامن کا پھل پیٹ کی بیماریوں کے لئے بہت مفید ہے۔ پیٹ درد کی صورت میں جامن کا جوس نمک کے ساتھ فائدہ مند ہے۔ جامن کے جوس سے بنا سرکہ بدہضمی بھوک کی کمی تلی اور جگر کے امراض میں فائدہ دیتا ہے۔ گلے کی خراش کی صورت میں جامن کے جوس میں پانی ملا کر استعمال کرنا اور جلد پر انفیکشن کی صورت میں جامن کے پھل سے بنا لوشن استعمال کرنا مفید ہے۔ جامن ذیابیطس یعنی شوگر کے علاج کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ کیونکہ اس میں موجود ”گلوکوسائیڈ جمبولین“ خون میں گلوکوز کی مقدار بڑھنے سے روکتا ہے۔ اس صورت میں جامن کا خشک سفوف 2 چمچ دن میں دو بار استعمال کرنا چاہئے یا تازہ جامن سے لطف اندوز ہوں۔ آدھے سے ایک چائے کا چمچ جامن کی چھال کا سفوف دودھ کے ساتھ استعمال کرنا کثرت حیض کو روکتا ہے۔ اس کے بیجوں سے بنا جوشاندہ یا ٹنکچر اسہال اور قولنج کے علاج میں کام آتا ہے۔ انڈیا میں اس جوشاندہ کو بطور چائے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ بعض علاقوں میں جامن کی جڑ کو مرگی کے علاج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ چھال کی راکھ کو پانی میں ملا کر جلد کی سوزش میں لگائیں تو آرام آجاتا ہے۔ جلد کے جلنے کی صورت میں راکھ کو تیل میں ملا کر ملنے سے زخم کو مندمل کرنے میں بھی مفید ہے۔

☆......☆......☆

تقریب اجتماعی آمین
(واقفین نو ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 27 مئی 2009ء کو صبح 9:00 بجے بیت الناصر دارالرحمت غربی میں واقفین نو ربوہ کی تقریب اجتماعی آمین منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں خلافت جوبلی سال میں پہلی مرتبہ قرآن مجید ناظرہ ختم کرنے والے 63 اور حفظ کرنے والے 11 واقفین نو شامل تھے۔ اس تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ نظم ہوئی۔ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب سیکرٹری وقف نو ربوہ نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ ازاں بعد مہمان خصوصی مکرم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے واقفین نو بچوں سے ناظرہ اور حفاظ کرام سے حفظ سنا۔ آخر پر آپ نے اختتامی کلمات کہے اور دعا کرائی۔ بعدازاں مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(اے۔نور)

خبریں

این آر او کے فیصلے تک کسی کو ریلیف نہیں دے سکتے

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے نیب ریفرنس میں سزا سے متعلق مقدمہ کی سماعت کے دوران آبزرویشن دی ہے کہ عدالت عظمیٰ میں قومی مفاہمت آرڈیننس (این آر او) سے متعلق درخواستیں زیر التواء ہیں اور جب تک ان درخواستوں پر عدالت فیصلہ نہ کر دے اس وقت تک کسی ملزم کو ریلیف نہیں دیا جا سکتا۔

رزمک کیڈٹ کالج کے طلبہ اور اساتذہ بازیاب

سیکیورٹی فورسز نے شمالی وزیرستان کے رزمک کیڈٹ کالج کے مغوی طلبہ اور عملہ کے ارکان کو بازیاب کرا لیا ہے۔ طالبان مغویوں کو جنوبی وزیرستان منتقل کر رہے تھے کہ گڑیوم میں فورسز نے گھیر لیا۔ فائرنگ کے بعد اغوا کار فرار ہو گئے۔

مریخ پر پانی کی موجودگی کے نئے شواہد ملے گئے

ناسا کے مریخ مشن سے وابستہ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ مریخ کی سطح پر اتاری جانے والی گاڑی نے چٹانوں کے کچھ نئے نمونوں کا جو ڈیٹا بھیجا ہے اس سے ان شواہد کو مزید تقویت ملی ہے کہ مریخ کی سطح پر کسی زمانے میں پانی بہتا تھا۔ سطح پر پائی جانے والی معدنیات کے تجزیئے سے اس قیاس آرائی کو بھی مدد ملی ہے کہ مریخ پر بھی کبھی زندگی کے لئے حالات سازگار رہے ہیں۔ (روزنامہ نوائے وقت 26 مئی 2009ء)

ڈیڑھ سال میں 50 سے زائد ڈرون حملے القاعدہ کے 9 لیڈر مارے جا چکے ہیں۔

ڈیڑھ سال میں قبائلی علاقوں میں اب تک 50 سے زائد ڈورن حملوں میں القاعدہ کے 20 سرفہرست رہنماؤں میں سے 9 ہلاک ہو چکے ہیں۔ برطانوی اخبار گارڈین کی رپورٹ کے مطابق کے سی آئی اے القاعدہ رہنماؤں کی نشاندہی کیلئے چپ (الیکٹرانک ٹرانسمیٹرز) استعمال کرتی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 4 جون

طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	6:01
زوال آفتاب	1:07
غروب آفتاب	8:12

شادابی
برسات کی آمد ہے
استعمال کریں
گرمی دانوں کیلئے مفید ہے خون صاف کرتی ہے۔ خون پیدا کرتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
D-424 فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

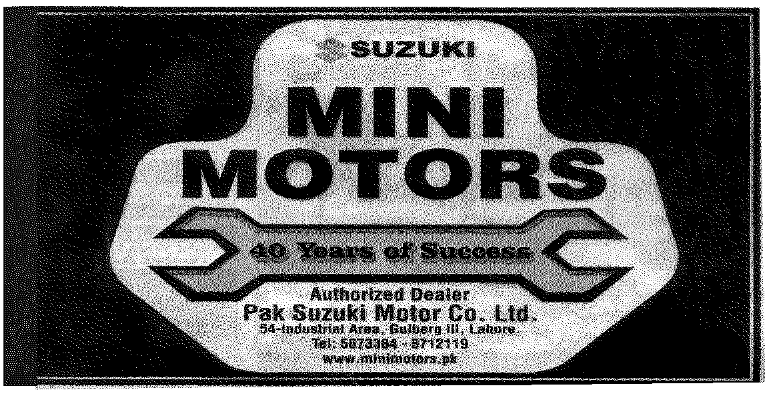

FD-10

بجلی کا نعم البدل
نیو ربوہ الیکٹرونکس
جنریٹری جنریٹر لاہور ریٹ پر حاصل کریں۔ گیس اور پٹرول پر
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6215934

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road: 6212515, 6215455
Railway Road: 6214750, 6214760
www.sharifjewellers.com

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کیئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096